السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ ﷺ کے متعدد عورتوں سے شادی کرنے میں کیا حکمت تھی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ ہی کی حکمت بالغہ ہے۔ اس نے اپنی حکمت کے تحت سابقہ شریعتوں میں بھی اور ہمارے نبی کریم ﷺ حضرت محمد ﷺ کی شریعت میں بھی مردوں کو یہ اجازت دی ہے کہ وہ ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرسکتے ہیں۔ تعدد ازواج نبی ﷺ ہی کا خاصہ نہ تھا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں۔ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیویاں تھیں۔ ایک بار اس اُمید سے کہ آپ ایک رات میں ان سب کے پاس گئے کہ ان میں سے ہر ایک ایک بچے کو جنم دے گی۔ جو بڑے ہو کر اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔

تعدد ازواج شریعت میں کوئی نئی بات ہے۔ نہ یہ عقل وفطرت کے تقاضا کے خلاف ہے۔ بلکہ یہ عین حکمت و مصلحت کے تقاضا کے مطابق ہے۔ اعداد وشمار سے ثابت ہے کہ عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور بسا اوقات مرد میں اس قدر قوت وطاقت ہوتی ہے۔ جس کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرے۔ تاکہ وہ حرام کی بجائے حلال طریقے سے اپنی نفس کی خواہش پوری کرے۔ بسا عورت کو حیض ونفاس جیسے امراض کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے مرد اپنی جنسی خواہش کی تکمیل نہیں کرسکتا۔ اور اب دو ہی صورتیں باقی ہوتی ہیں۔ یا تو اس کے پاس دوسری بیوی ہو یا وہ حرام کاری کرے۔ شریعت اس صورت میں تعدد ازواج ہی کی حمایت کرسکتی ہے تو تعدد ازواج جب عقلی فطری اور شرعی طور پر جائز ہے۔ سابقہ انبیائے کرام کا عمل بھی اس کے مطابق ہے۔ اور کبھی اس کی شدید ضرورت وحاجت پیش آجاتی ہے تو پھر اس میں تعجب کی کونسی بات ہوتی ہے۔ اگر ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ایک سے زیادہ شادیاں کی ہیں!

آنحضرت ﷺ کی ان تعدد ازواج کے بارے میں علماء نے اور بھی کئی حکمتیں اور مصلحتیں بیان فرمائی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ اس طرح اپنے اور بعض قبائل کے درمیان تعلقات کو مضبوط و مستحکم کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ ان مضبوط روابط کی وجہ سے اسلام کو تقویت حاصل ہو۔ اس سے اسلام کی نشرواشاعت میں مدد ملے کیونکہ رشتہ مصاہرت سے اخوت محبت اور الفت کے جذبات میں اضافہ ہوتا ہے۔ دوسری مصلحت یہ ہے کہ آپ ﷺ بعض بیوہ خواتین کو سہارا اور ان کے فوت شدہ شوہروں کو نعم البدل مہیا کرنا چاہتے تھے تاکہ ان کی دلجوئی کی جاسکے۔ اور ان کے مصائب کو کم کیا جاسکے۔ اس طرح آپ ﷺ نے امت کے لئے یہ سنت قائم کی کہ وہ ان خواتین سے احسان کا سلوک کرتے ہوئے انہیں اپنے حبالہ عقد میں لے لیں جن کے شوہر جہاد کرتے ہوئے شہید ہوگئے ہوں۔ تیسری مصلحت انسانی میں اضافہ اور امت کی تعداد کو بڑھانا مقصود تھا تاکہ آنے والی نسل دین کی نصرت اور نشرواشاعت کے پرچم کو تھام سکے۔

نبی کریم ﷺ کے تعدد ازواج کے پس پردہ محض جذبہ شہوت کار فرمانہ تھا۔ اس کی ایک بہت بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا کسی بھی دوسری کنواری یا چھوٹی عمر کی خاتون سے شادی نہیں کی بلکہ دیگر تمام ازواج مطہرات شوہر دیدہ تھیں۔ اگر تعدد ازواج سے آپ ﷺ کا مقصود محض جنسی جذبہ کی تسکین ہوتا تو آپ ﷺ یقیناً کنواری خواتین سے شادیاں فرماتے خصوصاً ہجرت کے بعد جبکہ آپ ﷺ کو بہت سی فتوحات حاصل ہوگئیں تھیں۔ اسلامی ریاست قائم ہوگئی تھی۔ مسلمانوں کی تعداد میں بہت اضافہ اور انہیں بہت شوکت وقوت حاصل ہوگئی تھی۔ اور ہر قبیلہ آپ ﷺ سے رشتہ مصاہرت کا خواہش مند بھی تھا۔ اور وہ چاہتا تھا کہ آپ ﷺ اس میں ضرور شادی کریں لیکن آپ ﷺ نے ایسا نہ کیا بلکہ آپ ﷺ نے بلند ترین مقاصد اور اعلیٰ ترین اغراض کے پیش نظر شادیاں کیں جیسا کہ ازواج مطہرات میں سے ایک ایک کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے نیز اگر آپ ﷺ کا مقصد محض جنسی جذبہ کی تسکین ہوتا تو آپ ﷺ یہ شادیاں شباب (جوانی) وقوت کے دور میں کرتے حالانکہ اس دور میں آپ ﷺ کے پاس ایک ہی زوجہ کریمہ یعنی خدیجہ بنت خویلد تھیں۔ جو آپ ﷺ سے عمر میں بڑی تھیں۔ اور اگر یہ بات ہوتی تو آپ ﷺ ازواج مطہرات سے عدل وانصاف کا معاملہ بھی نہ فرماتے۔ کیونکہ وہ حسن وجمال کے اعتبار سے ایک دوسری سے مختلف تھیں۔ لیکن آپ ﷺ کی سیرت مطہرہ سے جو بات معلوم ہوتی ہے۔ وہ ازواج مطہرات کے مابین کمال درجے کا عدل وانصاف ہے جو آپ ﷺ کے کمال عفت امانت عہد شباب وکبر سن ہر حال میں کمال حفاظت وصیانت پاک دامنی اور بلندی اخلاق پر دلالت کناں ہے۔ اور اس بات کا بین ثبوت کہ آپ ﷺ نے تمام حالات میں حد درجہ استقامت کا ثبوت دیا جس کے آپ ﷺ کے دشمن بھی قائل تھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38